بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَ عَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصار اللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔراشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات اور مناقبِ عالیہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 14/ جنوری 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَہٗ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ۔ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ مدینہ پہنچنے پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی دو مسلمان بچوں سہل اور سہیل کی جس جگہ پر آکر بیٹھی تھی اُس زمین کو آپؐ نے مسجد اور اپنے حجرات کی تعمیر کے لیے پسند فرماتے ہوئے دس دینار میں خرید لیا جس کی ادائیگی حضرت ابو بکرؓ کے مال سے کی گئی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے دعا مانگتے ہوئے سنگِ بنیاد رکھا اور حضرت ابو بکرؓ سے فرمایا کہ اپنا پتھر میرے پتھر کے ساتھ رکھو پھر آپ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا اپنا پتھر ابو بکر کے پتھر کے ساتھ رکھو پھر حضرت عثمانؓ سے فرمایا اپنا پتھر عمر کے پتھر کے ساتھ رکھو۔ مسجد نبوی کی تعمیر کا تمام کام اور بعد ازاں محرم 7/ ہجری میں غزوہ خیبر کی فتح کے بعد اس کی توسیع اور تعمیرِ نَو میں آپؐ نے بھی صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر حصہ لیا۔

صحیح بخاری کے شارح علامہ قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ مؤاخات دو مرتبہ ہوئی۔ پہلی مرتبہ ہجرت سے قبل مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ، حضرت حمزہؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور حضرت علیؓ اور اپنے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ دوسری مرتبہ ہجرت کے بعد مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن مالکؓ کے گھر میں پچاس مہاجرین اور پچاس انصار کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔

غزوہ بدر پر روانگی سے قبل صحابہؓ کے پاس ستّر (70) اونٹ تھے۔ ایک ایک اونٹ تین تین آدمیوں کے باری باری سوار ہونے کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عبد الرحمٰنؓ بن عوف ایک اونٹ پر

باری باری سوار ہوتے تھے۔ بدر کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے تجارتی قافلے کی روک تھام کے لیے مدینہ سے نکلے جو شام کی طرف سے آرہا تھا لیکن جب آپؐ کو خبر ملی کہ قریش کا ایک لشکر انتہائی تیز رفتاری سے اس قافلے کو بچانے کے لیے نکل پڑا ہے تو آپؐ نے صحابہ کرام سے مشورہ طلب فرمایا۔ ایک گروہ نے کہا کہ دشمن کو چھوڑ کر تجارتی قافلے کی طرف ہی جانا چاہیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ اس موقع پر حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ نے بہت عمدہ گفتگو کی۔ حضرت مقدادؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اسی طرف چلیے۔ ہم آپؐ کے ہمراہ تلواروں سے لڑائی کرتے ہوئے چلتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ برک الغماد پہنچ جائیں۔ برک الغماد مکہ سے پانچ رات کی مسافت پر ایک شہر ہے۔ اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چمک اٹھا اور آپؐ اس بات پر بہت زیادہ مسرور ہوئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہادری کے بارے میں حضرت علیؓ سے ایک روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک دفعہ فرمایا کہ صحابہ میں سب سے زیادہ بہادر اور دلیر حضرت ابو بکرؓ تھے۔ جب بدر کا دن تھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سائبان تیار کیا پھر ہم نے کہا کہ کون ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی مشرک نہ پہنچ پائے تو اللہ کی قسم ہم میں سے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ گیا مگر حضرت ابو بکرؓ تلوار کو سونتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے پاس کھڑے ہو گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مشرک نہیں پہنچے گا مگر پہلے وہ ابو بکر سے مقابلہ کرے گا۔

اس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ بدر میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک علیحدہ چبوترہ بنایا گیا تو اُس انتہائی خطرے کے موقع پر نہایت دلیری کے ساتھ آپؐ کی حفاظت کا فرض حضرت ابو بکرؓ نے ننگی تلوار سونتے ہوئے آپؐ کے پاس کھڑے رہ کر سرانجام دیا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات بھر گریہ وزاری سے دعائیں کیں۔ سارے لشکر میں صرف آپؐ ہی تھے جو رات بھر جاگے۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ بدر والے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہزار مشرکوں کے مقابلے پر تین سو انیس صحابہ کو دیکھا تو قبلے کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ پھیلا کر اپنے ربّ کو بلند آواز سے مسلسل پکارتے رہے کہ اے اللہ! تُو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اُسے پورا فرما۔ اگر تُو نے مسلمانوں کا یہ گروہ ہلاک کر دیا تو زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا آپؐ کی اپنے ربّ کے حضور الحاح سے بھری ہوئی دعا کافی ہے وہ اپنے وعدے ضرور پورے فرمائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اِذۡ تَسۡتَغِیۡثُوۡنَ رَبَّکُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَکُمۡ اَنِّیۡ مُمِدُّکُمۡ بِاَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلٰٓئِکَۃِ مُرۡدِفِیۡنَ۔ (الانفال 9) : یعنی (یاد کرو) جب تم

اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری التجا کو قبول کر لیا (اس وعدہ کے ساتھ) کہ میں ضرور ایک ہزار قطار در قطار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ پس اللہ نے ملائکہ کے ساتھ آپؐ کی مدد فرمائی۔

جنگ بدر میں جب گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سائباں سے نیچے تشریف لائے اور لوگوں کو قتال پر ابھارا۔ لوگ اپنی صفوں میں اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے بذات خود خوب قتال کیا اور آپ کے پہلو بہ پہلو حضرت ابو بکر صدیقؓ قتال کرتے رہے۔ حضرت ابو بکر کی بے نظیر شجاعت سامنے آئی۔ آپ ہر سرکش کافر سے لڑنے کے لئے تیار تھے اگرچہ آپ کا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت ابو بکرؓ کے بیٹے عبد الرحمٰن کفار کی جانب سے لڑنے کے لیے آئے تھے۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو اپنے والد حضرت ابو بکرؓ سے عرض کیا کہ بدر کے دن آپؓ میرے سامنے واضح نشان وہدف پر تھے لیکن مَیں نے آپؓ کو قتل نہ کیا تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: خدا نے تجھے ایمان نصیب کرنا تھا اس لیے تُو بچ گیا ورنہ خدا کی قسم! اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو ضرور مار ڈالتا۔

مدینہ پہنچ کر حضرت ابو بکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کل کو انہی میں سے فدایانِ اسلام پیدا ہو جائیں۔ حضرت عمرؓ نے اس رائے کی مخالفت کی اور کہا کہ ان سب کو قتل کر دینا چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فطری رحم سے متاثر ہو کر حضرت ابو بکرؓ کی رائے کو پسند فرمایا اور حکم دیا کہ جو مشرکین اپنا فدیہ وغیرہ ادا کر دیں انہیں چھوڑ دیا جاوے۔ چنانچہ بعد میں اسی کے مطابق الٰہی حکم نازل ہوا۔

غزوہ احد مسلمانوں اور قریش مکہ کے درمیان ہوا۔ ایک خواب کی بنا پر آنحضرت ﷺ نے مدینہ کے اندر رہ کر مقابلہ کرنا مناسب سمجھا لیکن اکثر نوجوان صحابہ کے بڑے اصرار اور جوش کے ساتھ عرض کرنے پر شہر سے باہر نکل کر کھلے میدان میں مقابلہ کرنے کی بات مان لی۔ پھر جب آپؐ ہتھیار لگا کر اللہ کا نام لیتے ہوئے باہر تشریف لے گئے تو بعض صحابہؓ کے کہنے پر نوجوانوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اُنہوں نے پشیمانی اور ندامت کے ساتھ یک زبان ہو کر عرض کیا کہ ہم سے غلطی ہو گئی ہے۔ آپؐ جس طرح مناسب خیال فرماتے ہیں اسی طرح کارروائی فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا: خدا کے نبی کی شان سے یہ بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اُسے اتار دے قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ کرے۔ پس اب اگر تم نے صبر سے کام لیا تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہو گی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ غزوہ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع صحابہ نے جو جاں نثاریاں دکھائیں تاریخ اُن کی نظیر لانے سے عاجز ہے۔ یہ لوگ پروانوں کی طرح آپؐ کی خاطر اپنی جان پر کھیل رہے تھے۔ جو وار بھی پڑتا تھا اپنے اوپر لیتے اور ساتھ ہی دشمن پر بھی وار کرتے جاتے تھے۔ ایک وقت ایسا آیا کہ

آپؐ کے ارد گرد صرف دو آدمی ہی رہ گئے۔ ان جان نثاروں میں حضرت ابو بکرؓ، علیؓ، طلحہؓ، زبیرؓ، سعد بن وقاصؓ، ابو دجانہ انصاریؓ، سعد بن معاذؓ اور طلحہ انصاریؓ کے نام خاص طور پر مذکور ہوئے ہیں۔

غزوہ احد کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہو چکے تھے اور چہرہ زخمی تھا۔ آپؐ کے رخسار مبارک میں خود کی کڑیاں دھنس چکی تھیں۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے ان کڑیوں کو اپنے منہ سے نکالنے کی کوشش کی تو اُن کے بھی سامنے والے دو دانت ٹوٹ گئے اور وہ سامنے کے ٹوٹے ہوئے دانتوں والے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ بعد ازاں حضرت ابو عبیدہؓ حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ طلحہؓ کے پاس آئے تو دیکھا کہ اُن کے جسم پر نیزے، تلوار اور تیروں کے کم و بیش ستّر (70) زخم تھے اور اُن کی انگلی بھی کٹی ہوئی تھی تو انہوں نے اُن کی مرہم پٹی کی۔

غزوہ احد میں ایک موقع پر جب دامنِ کوہ میں مسلمانوں کا بچا کھچا لشکر کھڑا تھا تو ابو سفیان نے بڑی زور دار آواز میں کہا کہ ہم نے محمد (ﷺ) کو مار دیا۔ ابو بکرؓ، عمرؓ کو بھی مار دیا۔ آنحضرت ﷺ کے حکم پر جب اسلامی لشکر سے کوئی جواب نہ دیا گیا تو کفار نے اپنے دعویٰ پر یقین کرتے ہوئے خوشی سے نعرہ لگایا **اُعْلُ ھُبَلْ۔ اُعْلُ ھُبَلْ۔** ہمارے معزز بت ہبل کی شان بلند ہو کہ اس نے آج اِسلام کا خاتمہ کر دیا ہے۔ جب خدائے واحد کی عزت کا سوال پیدا ہوا اور شرک کا نعرہ میدان میں مارا گیا تو آنحضرت ﷺ کے حکم پر صحابہ نے نہایت جوش سے جواب دیا۔ **اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ۔ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلّ۔** یعنی اللہ وحدہ لاشریک ہی معزز ہے اور اس کی شان بالا ہے۔ اِس جواب کا اثر کفار کے لشکر پر اتنا گہرا پڑا کہ اُن کے دل اندر ہی اندر مرعوب ہو گئے اور جلدی جلدی مکہ کو لوٹ جانا ہی مناسب سمجھا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احتیاطاً ستّر (70) صحابہ کی ایک جماعت جس میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت زبیرؓ بھی شامل تھے اُن کے پیچھے روانہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر قریش اونٹوں پر سوار ہوں اور گھوڑوں کو خالی چلا رہے ہوں تو سمجھنا کہ وہ مکہ کی طرف واپس جا رہے ہیں اور اگر وہ گھوڑوں پر سوار ہوں تو سمجھنا ان کی نیت بخیر نہیں۔ پھر آپؐ نے بڑے جوش کی حالت میں فرمایا کہ اگر قریش نے اس وقت مدینہ پر حملہ کیا تو خدا کی قسم ہم ان کا مقابلہ کر کے انہیں اس حملہ کا مزا چکھا دیں گے۔ بہر حال جلد ہی یہ خبر مل گئی کہ قریش کا لشکر مکہ کی طرف جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ ذکر آئندہ بھی چلے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ